[This question paper contains 4 printed pages.]

Your Roll No................

Sr. No. of Question Paper : 5590 **H**

Unique Paper Code : 2142201201

Name of the Paper : Urdu-A-Study of Modern Prose and Poetry-II

Name of the Course : **B.A. (Prog.) Urdu – A**

Semester : II

Duration : 3 Hours Maximum Marks : 90

Instructions for Candidates

1. Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.

نوٹ: صرف پانچ سوالوں کے جواب لکھیے، پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔ نمبر مساوی ہیں۔

1۔ درج ذیل نثری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔

(الف)

اے میری زبان! دشمن کو دوست بنانا اور دوست کو دشمن کر دکھانا تیرا ایک ادنی کھیل ہے جس کے تماشے سیکڑوں دیکھے اور ہزاروں دیکھنے باقی ہیں۔ اے میری بنی بات کی بگاڑنے والی! اور میرے بگڑے کاموں کی سنوارنے والی! روتے کو ہنسانا اور ہنستے کو رلانا، روٹھے کو منانا اور بگڑے کو بنانا، نہیں معلوم تو نے کہاں سیکھا؟ اور کس سے سیکھا؟ کہیں تیری باتیں بس کی گانٹھیں ہیں اور کہیں تیرے بول شربت کے گھونٹ ہیں، کہیں تو شہد ہے اور کہیں حنظل، کہیں تو زہر ہے اور کہیں تریاق۔

اے زبان! ہمارے بہت سے آرام اور بہت سی تکلیفیں، ہمارے سیکڑوں نقصان اور ہزاروں فائدے، ہماری عزت، ہماری ذلت، ہماری نیک نامی، ہماری بدنامی، ہمارا سچ، ہمارا جھوٹ، صرف تیری ایک "ہاں" اور ایک "نہیں" پر موقوف ہے۔ تیری اس "ہاں" اور "نہیں" نے کروڑوں کی جانیں بچائیں اور لاکھوں کے سر کٹوائے۔

(ب)

ایک بچارہ جہازی غلام تھا کہ اس نے قید زنجیر اور جہازی محنت کی تکلیف سے دق ہو کر اس عذاب کو چھوڑا تھا اور جھولے کے مرض کو لے لیا تھا۔ اسے دیکھا کہ دو قدم چل کر بیٹھ گیا ہے اور سر پکڑ کر بسور رہا ہے۔ غرض اسی طرح کئی شخص تھے کہ اپنی حالت میں گرفتار تھے، اور اپنے کیے پر پچھتا رہے تھے۔ مثلاً کسی بیمار نے افلاس لے لیا تھا، وہ اس سے ناراض تھا۔ کسی کو بھوک نہ لگتی تھی، وہ اب جوع البقر کے مارے پیٹ کو پیٹ رہا تھا ایک شخص نے فکر سے دق ہو کر اسے چھوڑا تھا اب وہ درد جگر کا مارا لوٹ رہا تھا اور اسی طرح برعکس۔ غرض ہر شخص کو دیکھ کر عبرت اور پشیمانی حاصل ہوئی تھی۔
عورتیں بچاری اپنے ادل بدل کے عذاب میں گرفتار تھیں۔ کسی نے تو سفید بالوں کو چھوڑا تھا۔ مگر اب پاؤں میں ایک پھوڑا ہو گیا تھا کہ لنگڑاتی تھی اور ہائے ہائے کرتی چلی جاتی تھی۔ کسی کی پہلے کمر بہت پتلی تھی مگر چونکہ سینہ اور بازو بھی دبلے تھے، اس لئے پتلی کمر کو چھوڑا تھا۔ اب گول گول بازوؤں کے ساتھ بڑی سی توند نکالے چلی جاتی تھی۔ کسی نے چہرے کی خوبصورتی لی تھی مگر اس کے ساتھ بے آبروئی کا داغ اور بدنامی کا ٹیکا بھی چلا آیا تھا۔ غرض ان سب میں کوئی ایسا نہ تھا کہ جسے پہلے نقص کی نسبت نیا نقص گراں نہ معلوم ہو رہا ہو۔

2۔ درج ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک حصہ کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔

(الف)

ٹھنڈا ہے سینہ عشق کا زرتشت کا شعلہ بھی چپ — انجیل بھی خاموش ہے قرآن بھی گیتا بھی چُپ
فکر و نظر بیمار ہیں روحانیت ہے نزع میں — اکھڑا ہے دم تہذیب کا انسانیت ہے نزع میں
اپنے جگر کا خون دے چشتی کی ماں گوتم کی ماں
ہندوستاں ہندوستاں اے مادرِ ہندوستاں
کھلنے کو آنکھیں کھل گئیں پلکیں مگر بھاری ہیں کیوں — بچوں پہ تیرے نیند کی کیفیتیں طاری ہیں کیوں
گرمادے جو ان کا لہو دل سے ترے وہ آگ اٹھے — سوز محبت جاگ اٹھے احساس غیرت جاگ اٹھے
قومی حمیت جاگ اٹھے دے ان کو ایسی لوریاں
ہندوستاں ہندوستاں اے مادرِ ہندوستاں

(ب)

جسے پا سکا نہ زاہد، جسے چھو سکا نہ صوفی — وہی تار چھیڑتا ہے مرا سوزِ شاعرانہ
بچا کے لائے ہم اے یار پھر بھی نقدِ وفا — اگرچہ لٹتے ہوئے رہزنوں کے ہاتھ چلے
جان سی شئے بک جاتی ہے ایک نظر کے بدلے میں — آگے مرضی گاہک کی ان داموں تو سستی ہے
جو آگ لگائی تھی تم نے اس کو تو بجھایا اشکوں سے — جو اشکوں نے بھڑکائی ہے اس آگ کو ٹھنڈا کون کرے
اس کوئے تشنگی میں بہت ہے کہ ایک جام — ہاتھ آگیا ہے دولتِ بیدار کی طرح

3۔ اخترالایمان کی نظم "قبر" کا تنقیدی جائزہ پیش کیجیے۔

4۔ مجروح سلطانپوری کی شاعری کے امتیازات پر روشنی ڈالیے۔

5۔ افسانہ "کالو بھنگی" کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

P.T.O.

6۔ ”جھینگر کا جنازہ“ کا خلاصہ پیش کیجیے۔

7۔ فانیؔ کی شاعرانہ عظمت پر روشنی ڈالیے۔

8۔ مخدوم محی الدین کی نظم نگاری کی خصوصیات کو بیان کرتے ہوئے نظم ”انتظار“ پر تبصرہ کیجیے۔

9۔ معین احسن جذبیؔ کی غزل گوئی پر مفصل نوٹ لکھیے۔

(200)